109

سلسلہ منبر اللجنۃ العلمیۃ

التبیان
Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالیٰ

عنوان

خصوصیات رمضان

16 اپریل 2021ء 03 رمضان 1442ھ

زیر اہتمام التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خصوصیات رمضان

خطبہ جمعہ کے اہم عناصر:

❀ تمام الہامی کتب کے نزول کا مہینہ ❀ جنت کے دروازوں کا کھلنا اور جہنم کے دروازوں کا بند ہونا

❀ ہزار مہینوں سے افضل اور فیصلے کی رات ❀ ماہ عید اور ماہِ مبارک

❀ بخشش اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ❀ صبر، تحمل، سخاوت اور تلاوت قرآن کا مہینہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ (البقرة:185)﴾

برادرانِ اسلام!

ماہِ رمضان قمری اعتبار سے نوواں مہینہ۔ جو مہینہ مسلمانوں کیلئے باری تعالیٰ کا بہت ہی بڑا انعام ہے یہ مبارک ماہ رحمتوں برکتوں کا خزینہ، مغفرت کا سایہ وشامیانہ اور نیکیوں کا موسم بہار ہے۔ دراصل یہ روحانیت کی سالانہ پریڈ ہے جس سے انسان کی عبادتی روح کو بڑی غذا ملتی ہے۔ جس میں رحمت الٰہی کے جھونکے چلتے ہیں اللہ کی جانب سے خاص رحمتوں برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، سرکش شیطانوں جو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور انسانوں کے لیے نیکیاں کر کے رب تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے مکمل ماحول میسر کیا جاتا ہے۔

ماہ رمضان کیا ہے؟ اس کی خصوصیات کیا ہیں؟ آج کے خطبہ جمعہ میں اس سے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

ماہِ رمضان کی خصوصیات

① رمضان نزول قرآن کا مہینہ:

ماہ رمضان کی سب سے بڑی خصوصیت جو قیمتاً سب سے اہم اور جمال و جوہر کے اعتبار سے مضبوط و بیش بہا ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ کی آخری کتاب ''قرآن مجید'' جو تمام کتابوں میں سب سے افضل و اعلیٰ، تمام صحیفوں میں سب سے مقدس و معظم، جو کتاب ہدایت بھی ہے اور نظام زندگی کا سرچشمہ بھی، جن کی تجلیات کی خوشبو عرش سے فرش تک محسوس کی جاتی ہے، جنکی اثر انگیزی سے کائنات کا چپہ چپہ مسحور ہے، جس کی تلاوت پر ہر حرف کے بدلے دس دس نیکیوں کا وعدہ ہے، اسی ماہ مقدس میں نازل ہوا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ (البقرۃ:185)

رمضان کا مہینہ وہ ہے، جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور (حق و باطل میں) فرق کرنے کی واضح دلیلیں ہیں۔

لہٰذا اس کا تقاضہ ہے کہ اس مہینے میں بکثرت قرآن کی تلاوت کی جائے اور براہ راست ان کے معانی و مطالب کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کی جائے اور انکی برکات سے قلب وجگر کو منور کیا جائے۔

② سابقہ آسمانی کتب بھی ماہ رمضان میں نازل ہوئیں:

ماہ رمضان کی صرف خصوصیت یہ ہی نہیں ہے کہ اس میں قرآن مجید کا نزول ہوا ہے، بلکہ یہی وہ مہینہ ہے جس میں اللہ نے تمام الہامی کتابیں نازل فرمائی ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

أنزلت صحف إبراهيم أول ليلة من رمضان، وأنزلت التوراة لست مضين من رمضان،وأنزل الإنجيل لثلاث عشرة ليلة خلت من رمضان، وأنزل الزبور لثمان عشرة خلت من رمضان، وأنزل القرآن لأربع وعشرين خلت من رمضان

سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر رمضان کے شروع میں صحیفے نازل ہوئے، تورات سات رمضان کو نازل ہوئی، انجیل رمضان کے تیرہ دن گزرنے کے بعد نازل ہوئی، زبور انیس رمضان المبارک کو نازل ہوئی اور قرآن کریم رمضان کی پچیسیویں رات کو نازل ہوا۔

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ:1575

③ ماہ رمضان میں شیاطین جکڑ دیئے جاتے:

④ جہنم کے تمام دروازے بند کئے جاتے ہیں

⑤ جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں:

سال بھر کے بارہ مہینوں میں یہ اعزاز بھی صرف ماہ رمضان کو حاصل ہے کہ اس ماہِ مبارک کے شروع ہوتے ہی اللہ سرکش شیطانوں کو جکڑ دیتے ہیں۔ جنت کے تمام کے تمام دروازے کھودیئے جاتے ہیں اور جہنم کے تمام کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور انسان کے لیے مکمل نیکیاں حاصل کرنے کا ماحول بنا دیا جاتا ہے تاکہ انسان شیطان کی سرکشیوں سے بچتے ہوئے اپنی زندگی گزارے۔ چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَنَادَى مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ

جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جن زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں ،جہنم کے دروازے بن کر دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی بھی دروازہ کھلا ہوا نہیں رہتا جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی بھی دروازہ بند نہیں رہتا ،منادی پکارتا ہے: اے بھلائی کے چاہنے والے! بھلائی کے کام پہ آگے بڑھ ،اور اے برائی کے چاہنے والے! اپنی برائی سے رک جا ، کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہے اور یہ (رمضان کی) ہر رات کو ہوتا ہے۔

سنن ابن ماجه:1642، سنن الترمذی:682، قال الالبانی:صحیح

⑥ ماہ رمضان کی ایک رات، ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر:

شاید اس ماہ مبارک کی خصوصیت کے لیے اتنا ہی کافی ہو کہ اس ماہ مبارک میں ایک رات بھی ہے جو ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے، جس میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ (القدر:3)

شب قدر ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔

⑦ ماہ رمضان میں حکیمانہ فیصلوں والی رات:

ماہ رمضان کی خصوصیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس ماہ مبارک میں ایک ایسی

رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ پیدائش، اموات، رزق اور برکت وغیرہ کے تمام فیصلے فرماتے ہیں اور وہ رات لیلۃ القدر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے خیر و برکت والی رات فرمایا، جیسا کہ ارشاد ہے:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ (القدر:3)

شب قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔

اور سورۃ الدخان میں فرمایا کہ اسی لیلۃ مبارکہ میں حکیمانہ فیصلے کیے جاتے ہیں، جیسا کہ ارشاد ہے:

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ (الدخان:3 / 4)

بے شک ہم نے اسے ایک بہت برکت والی رات میں نازل کیا، بلاشبہ ہم ڈرانے والے تھے۔ اسی (رات) میں ہر محکم کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

لہٰذا یہ سمجھنا کہ لیلۃ مبارکہ سے پندرھویں شعبان مراد ہے تو یہ صحیح نہیں، جیسا کہ امام قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لیلۃ مبارکہ سے لیلۃ القدر مراد ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا۔

تفسیر خازن:143/5

اسی طرح قاضی ابوبکر ابن العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جمہور علماء کے نزدیک اس سے رمضان کی رات مراد ہے۔ پندرہ شعبان والا قول باطل ہے۔

احکام القرآن:169/4

⑧ ماہِ مبارک:

دیگر مہینوں کی نسبت ماہ رمضان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار برکتوں سے نوازا ہے۔ اس ماہ میں کیا جانے والا کوئی بھی عمل باعث برکت ہوتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ

رمضان کا مبارک مہینہ تمہارے پاس آ چکا ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کر دیئے ہیں، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے

ہیں ، اور سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے اور اس میں اللہ کے لئے ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس کی خیر سے محروم رہا تو وہ بس محروم ہی رہا۔

سنن النسائی: 2106، قال الالبانی: صحیح

⑨ رمضان : ماہِ عید:

ماہِ رمضان اللہ مالک نے اپنے پیارے بندوں کے لیے ماہِ عید بنا کر بھیجا ہے۔جیسا کہ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ، رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

عید کے دو مہینے ناقص نہیں ہوتے ، (وہ دو مہینے) رمضان اور ذوالحجہ ہیں۔

صحیح مسلم: 1089، صحیح البخاری: 1912

⑩ ماہ رمضان دس مہینوں کے برابر ہے:

رمضان المبارک کی فضیلت اس بات سے بھی واضح ہوتی ہے کہ یہ مہینہ اجر و ثواب میں دس مہینوں کے برابر ہے، جیسا کہ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صِيَامُ رَمَضَانَ بِعَشَرَةِ أَشْهُرٍ، وَصِيَامُ السِّتَّةِ أَيَّامٍ بِشَهْرَيْنِ، فَذَلِكَ صِيَامُ السَّنَةِ،يَعْنِي رَمَضَانَ وَسِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ

رمضان المبارک کے روزے دس گنا اور شوال کے چھ روزے دو ماہ کے برابر ہیں تو اس طرح پورے سال کے روزے ہوئے ، یعنی رمضان اور اس کے بعد چھے روزے رکھنا۔

صحیح ابن خزیمة: 2115، قال الالبانی: صحیح

یاد رکھیئے! ماہ رمضان اجر میں اس وقت دس مہینوں کے برابر ہوگا، جب ہم ماہ رمضان کے بعد شوال کے چھے روزے بھی رکھیں گے۔

⑪ ماہ رمضان خصوصی بخشش کا مہینہ:

مہینوں میں یہ اعزاز بھی صرف ماہ رمضان کے نصیب میں آتا ہے کہ اس ماہ مبارک سے لے کر گزشتہ ماہ رمضان تک کے گناہ اللہ معاف فرما دیتے ہیں، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ انسان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔ اگر انسان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا رہے تو ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے ہونے والے جتنے بھی گناہ ہوں اللہ انہیں معاف فرما دیتا ہے۔جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ

پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہوجاتے ہیں، مگر یہ کہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

صحیح مسلم:,233، سنن ابن ماجہ:1086، صحیح ابن خزیمۃ:1814

⑫ رمضان کی ہر رات لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے:

اس ماہ مبارک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے جو دیگر مہینوں میں نہیں ہے، وہ یہ ہے کہ اس ماہ مبارک کی ہر رات اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتے ہیں۔ جو لوگ گیارہ ماہ گناہ کر کر کے جہنمی بن چکے ہوتے ہیں ،اللہ اس ماہ مبارک کی وجہ سے ان کے اوپر انعام کرتے ہوئے ہر رات جہنمیوں کو جہنم سے آزاد کردیتے ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ

اللہ کے لیے (لوگوں کے لیے) آگ سے آزادی ہوتی ہے، اور یہ (رمضان کی) ہر رات ہوتا ہے۔

سنن ابن ماجہ:1642، سنن الترمذی:682، قال الالبانی:صحیح

⑬ ماہ رمضان میں قیام کرنے سے سابقہ گناہ معاف:

رات کا قیام (تہجد) تو انسان عام دنوں میں بھی کرتا رہتا ہے مگر یہ ماہ رمضان کی خصوصیت یہ ہے کہ اس ماہ مبارک میں جو بھی ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرمادے گا، چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا، اس کے سابقہ گناہ بخشش دیئے جاتے ہیں۔

صحیح البخاری:37

⑭ ماہ رمضان میں روزے رکھنے سے سابقہ گناہوں کی معافی:

اللہ مالک نے اس ماہ مبارک میں جو روزے لوگوں پر فرض کیے ہیں، اس ماہ کی خصوصیت یہ ہے کہ ان میں رکھے ہوئے روزوں کیوجہ سے اللہ تعالیٰ انسان کے سابقہ گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان میں روزے رکھے، اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

صحیح البخاری: 38، صحیح مسلم: 759

⑮ لیلۃ القدر کے قیام سے سابقہ گناہوں کی معافی:

مومنین کے لیے تمام مہینوں میں ماہ رمضان تحفہ ہے اور ماہِ رمضان کا خصوصی تحفہ لیلۃ القدر ہے۔ اس ایک رات کا قیام ہی انسان کے سابقہ تمام گناہوں کو ختم کرنے کے لیے کافی ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا، اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

صحیح البخاری: 1901، سنن ابی داود: 1371

⑯ ماہ رمضان میں ہر دن اور ہر رات دعا کی قبولیت:

انسان جب مالک حقیقی سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ با اختیار ہیں کہ اس کی دعا کو فوری قبول فرمائیں یا اسے دنیا یا آخرت تک کے لیے مؤخر کرلیں، مگر ماہِ رمضان کی یہ خصوصیت یہ ہے کہ اس ماہ مبارک میں انسان جب دن رات کوئی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دن اور رات کی گئی کم از کم ایک دعا کو تو واجبی طور پر قبول فرماتے ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ عُتَقَاءَ مِنَ النَّارِ، وَلِكُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ (رمضان المبارک میں) ہر دن اور ہر رات بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور ہر دن اور ہر رات ہر مسلمان مرد اور عورت کی ایک دعا قبول کی جاتی ہے۔

صحیح الترغیب للالبانی: 1002، قال البانی: صحیح لغیرہ

⑰ رمضان میں عمرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیے ہوئے حج کے برابر:

ماہ رمضان کی خصوصیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جو شخص اس ماہ میں عمرہ کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیے ہوئے حج کے برابر ثواب ملتا ہے، چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي

رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

صحیح البخاری:1863، سنن النسائی:2110

⑱ تلاوت قرآن کا مہینہ:

رسول اللہ ﷺ نے تلاوت قرآن مجید کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُولُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ فَيَشْفَعَانِ

(روزِ قیامت) روزہ اور قرآن بندے کی سفارش کریں گے۔روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے سارا دن کھانے پینے اور شہوات سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔قرآن کہے گا: میں نے اسے رات بھر سونے سے روکے رکھا، (یہ میری تلاوت کرتا رہا) پس اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما۔(نبی کریم ﷺ نے فرمایا:) ان دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔

صحیح الترغیب والترھیب:984

رمضان المبارک نزولِ قرآن کا مہینہ ہے، اس لئے قرآنِ کریم کا ماہِ رمضان سے گہرا تعلق ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس ماہِ مبارک میں نبی اکرم ﷺ جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآنِ کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم بھی اس ماہ میں کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کا اہتمام کرتے تھے، ان میں سے کوئی دس دن میں، کوئی سات دن اور کوئی تین دن میں قرآن مکمل کر لیا کرتا تھا اور بعض کی بابت آتا ہے کہ وہ اس سے بھی کم مدت میں قرآن مکمل کر لیتے تھے۔

⑲ صبر وتحمل کا مہینہ:

اس ماہ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ صبر وتحمل کا مہینہ ہے جس کا تقاضہ یہ ہے کہ بندہ خواہ خوشی ہو یا غم ،مُصیبت ہو یا پریشانی ،عُسرت ہو یا عشرت ہر وقت خود کو قابو میں رکھتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مقرر کردہ حدود میں رہے، یعنی کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو جو شریعت بالخصوص روزے کے منافی ہو، تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ جب انسان بھوک اور پیاس کی کلفتوں سے دوچار ہوتا ہے تو فطری طور پر اس میں غصے کی

کیفیت زیادہ پائی جاتی ہے، لہٰذا اس حالت میں بندہ غصّہ کو قابو میں رکھتے ہوئے صبر کرے۔ بارہا دیکھا گیا کہ لوگ حالت روزہ میں معمولی سی باتوں پر سب وشتم اور مجادلے پر اتر آتے ہیں تو یہ ایک ایسی خصلت ہے جو مقتضائے رمضان کے بالکلیہ منافی ہے۔ صبر کا حقیقی مطلب اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ اس کا استعمال عین صدمہ کے وقت ہی کیا جائے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى

بے شک صبر (تو وہ ہے جو) کسی صدمے کی ابتداء میں کیا جائے۔

صحیح البخاری:1283

الغرض یہ مہینہ صبر وضبط اور تحمل کا مہینہ، لہٰذا بندہ کو ہمہ وقت اس کی فکر ہو کہ کہیں صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ نہ جائے۔

⑳ غمخواری کا مہینہ:

اس ماہِ رمضان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ غمخاری و مدارات کا مہینہ ہے، جس کا تقاضہ یہ ہے بندہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور مواخات کا سلوک کرے خصوصاً غرباء و مساکین کے ساتھ کرم گستری، احسان وسلوک، لطف وعنایت اور اچھائی کا برتاو کرے، جس قدر صاحب عرش، فرش والوں پر اس ماہ مقدس میں اپنی رحمتوں کا فیضان انڈیلتا ہے، بندوں کو بھی چاہیئے کہ اللہ کی اس سنت کو زندہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کا خیال کریں، یعنی وہ جب کبھی اپنے لئے اشیاء خوردونوش کا انتظام کریں تو اس میں ایک حصہ ناداروں کے لئے بھی طئے کردیں کہ یہ غمخاری و مدارات کا مہینہ ہے۔

㉑ سخاوت کا مہینہ:

ماہ رمضان کی برکات سے مستفید ہونے کے لیے اس ماہ مبارک میں دل کھول کر صدقہ وخیرات کرنا چاہیے۔ صدقہ وخیرات کا مطلب اللہ کو راضی کرنے کے لیے فقراء ومساکین، یتامی و بیوگان اور معاشرے کے معذور اور بے سہارا اَفراد کی ضروریات پر خرچ کرنا اور ان کی خبر گیری کرنا، بے لباسوں کو لباس پہنانا، بھوکوں کو راشن فراہم کرنا، بیماروں کا علاج معالجہ کرنا، یتیموں اور بیواؤں کے سر پر دست شفقت رکھنا، معذوروں کا سہارا بننا، مقروضوں کو قرض کے بوجھ سے نجات دلا دینا اور اس طرح کے دیگر افراد کے ساتھ تعاون و ہمدردی کرنا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ماہ رمضان میں بہت زیادہ خرچ کیا کرتے تھے، چنانچہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کے کاموں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ سخاوت رمضان کے مہینے میں ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی ہر رات جبرائیل (علیہ السلام) سے ملتے تو ان کے ساتھ قرآن مجید کا دور فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خیر کے کام میں تیز آندھی سے بھی زیادہ خرچ کرنے والے تھے۔

صحیح البخاری:6، صحیح مسلم:2308

❁❁❁❁

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03026604440
03086222416